سوال

(554) مذاکرہ علمیہ بابت مسئلہ توریث

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مذاکرہ علمیہ بابت مسئلہ توریث

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذاکرہ علمیہ بابت مسئلہ توریث

(مجریہ 15 نومبر 1935 سنہ ء)

ماہرین علم فرائض کا مذاکرہ ہذا پر دل سے متوجہ ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ حقوق کے متعلق ہے۔ لڑکی ذات الفرض ہے۔ نصف کی مالکہ ہمشیرہ ہے۔ اور چچا زاد بھائی کے لئے دو حدیثیں اصحاب الفرائض نقل کیا کرتے ہیں۔ پہلی حدیث

اجعلُوا الأخَواتِ مَعَ البَنَاتِ عَصَبَةٌ دوسری حدیث ما ابقتہ الفرائض فلاولی رجل زکر

پہلی حدیث کے مطابق نصف باقی کی وارثہ ہمشیرہ ہونی چاہیے۔ دوسری حدیث کے مطابق مابقی (نصف) چچا زاد بھائی کا ہے۔ اس صورت تقسیم کیسے ہوگی۔ اصحاب العلم توجہ فرمایئں۔ (اہلحدیث امرتسر ص 174 شعبان 1354 ہجری)

15 نومبر کے اہلحدیث میں ایک مذاکرہ علمیہ متعلقہ فرائض لکھا تھا جس کا مضمون تھا کہ علمائے فرائض نے دو حدیثیں نقل کی ہیں۔

اجعلُوا الأخَواتِ مَعَ البَنَاتِ عَصَبَةٌ دوسری حدیث ما ابقتہ الفرائض فلاولی رجل زکر

اب ہمارے سامنے یہ صورت آتی ہے۔ ایک لڑکی ایک بہن ایک چچا زاد بھائی اس صورت میں تقسیم کس طرح ہو۔ (اہلحدیث امرتسر 10 جنوری 1936ء)

بات جو متفسر نے دریافت فرمائی ہے وہ یہ ہے۔

(الف) اجعلوا الأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةٌ (ب) ما ابقته الفرائض فلاولی رجل ذکر

ان دونوں شرعی قواعد کے مطابق صورت ذیل میں ترکہ کی تقسیم کس طرح ہوگی؟

الجواب۔ دونوں شرعی قواعد اپنے اپنے محل پر چسپاں ہیں۔ اس واسطے ان میں کسی قسم کا تعارض نہیں ہے۔

ذوی الفروض ورثاء کے علاوہ اگر میت کا کوئی یک جد ہی ایسا مرد ہو جو میت کے نزدیک ترین ہو۔ اور زوالفروض کو حصے دیئے جانے کے بعد کچھ بچ رہے تو وہ اس یک جدی کو دیا جائے گا۔ اور باقی سب محروم کیئے جایئں گے۔ اور اگر زوی الفروض کے حصص دیئے جاچکیں اور میت کا کوئی یک جدی جو نزدیک ترین ہو۔ موجود نہ ہو۔ اور صرف اناث ہی اناث ہوں۔ تو اس وقت دوسرا قاعدہ جاری ہوگا۔ یعنی بنات کے ساتھ ہمشیرہ میت کو عصبہ بنایا جاوے گا۔ صورت مسئولہ کا حل یہ ہوگا۔

کیونکہ یہاں رجل موجود ہے۔ اور بنت صاحب فریضہ کو اس کا حصہ مل چکا ہے۔ یعنی نصف اس لئے باقی نصف حق چچا زاد بھائی ہے۔ ہاں اگر رجل ذکر موجود نہ ہوتا۔ تو بنت ایک بٹا دو اور اخت ایک بٹہ دو لے لیتی۔ دوسری قاعدہ شرعی کے مطابق۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 510

محدث فتویٰ